THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی ... شفا بینی غرض دارالاماں بینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳	مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء سوموار	جلد ۲۶

الحکم کا یادگاری نمبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وصال کی یادگار میں الحکم ایک خاص نمبر سنہ ۱۹۰۹ء سے شائع کرتا رہا ہے۔ میری مرکز سے غیر حاضری کے ایام میں اس خصوصیت میں بھی فرق آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سال الحکم کا خاص نمبر شائع کروں۔ اور یہ ۲۱ رمئی سنہ ۱۹۲۴ء کا پرچہ ہوگا۔ لیکن اس پرچہ کا شائع ہونا جماعت کی خواہش پر موقوف ہے اور اس کا اظہار اس سے ہو سکتا ہے کہ کم از کم دس ہزار کی تعداد میں یہ نمبر شائع ہو۔

غیر قوموں کے خاص خاص نمبر پچیس پچیس اور تیس تیس ہزار تک شائع ہوتے ہیں۔

احمدی جماعت جو اپنے تبلیغی کارناموں میں دوسری بڑی بڑی قوموں کے مقابلہ میں ممتاز ہے۔ اس کا خاص نمبر اگر دس ہزار بھی شائع نہ ہو تو کس قدر افسوس کا موجب ہوگا۔

یہ پرچہ اگر دس ہزار کی اشاعت کا انتظام ہو جائے۔ تو انشاء اللہ العزیز تبلیغ اور صداقت اشاعت کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہو سکتا ہے۔

لیکن میں اس کی اشاعت کی جرأت نہیں کرونگا۔ جب تک دس ہزار کی تعداد پوری نہ ہو سکے کیونکہ بغیر اس کے اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔

یہ پرچہ سراسر تعلیم یافتہ غیر احمدی حضرات میں تقسیم کیا جاوے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت اہم اور ضروری معلومات اور آپ کی صداقت کے دلائل آپ کی تعلیم وغیرہ امور پر صراحت سے بحث کی جاوے۔ اور مختلف اہل قلم حضرات کے مضامین اس میں درج ہوں میں اس بالکل سادہ تحریک کے ذریعہ

اپنے معاونین کو پکارتا ہوں جو اشاعت کیلئے میری مدد کریں

یہ اخبار اگر شائع ہوا۔ تو کم از کم الحکم کی موجودہ تقطیع کے ۲۴ صفحوں پر شائع ہوگا۔ اور اس میں اکثر مضامین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہوں گے ممکن ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو بھی شامل ہوگا۔

دس ہزار کی اشاعت کا سوال کوئی بڑا سوال نہیں سو آدمی یا سو جماعتیں اس کو ایک ہی دن میں پورا کر سکتے ہیں۔ اگر وہ سو سو کاپی خرید لیں۔

سو کاپی کی قیمت ۵ روپے ہوگی۔ اور ایک کاپی کی ۳ ہر

اگر دس ہزار کی درخواستیں ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء تک پوری نہ ہو گئیں تو یہ پرچہ شائع نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خدام کو میں اسی کے ذریعہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس پرچہ کے لئے مضمون لکھنے کا ابھی سے تہیہ کریں۔ یہ مضامین نظم ہوں یا نثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے کسی پہلو اور آپ کی صداقت کے دلائل پر روشنی ڈالنے والے ہوں۔

(عرفانی)

ضرورت درس القرآن

ایک نو احمدی صاحب ایک نسخہ درس القرآن کے از حد خواہش مند ہیں۔ جو اخبار بدر کے ساتھ چھپا تھا۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنے کو تیار ہوں تو عاجز کو بھیج دیں۔ اور قیمت سے مطلع کریں۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ
جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ
قادیان۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر یعقوب علی تراب احمدی عرفانی)

اسلامی ہند کیساتھ غداری کی روح کون پیدا کر رہا ہے

اخبارات میں آجکل ایک تار کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ اور مسلمانان ہند کے دلوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے آلہ کار بنایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انگورہ کوئی تار بھیجا گیا ہے۔ جس میں خلافت ختم کر دینے پر ترکوں کو مبارکباد دی گئی۔ اس تار کو ہندوستان کی احمدی جماعت سے منسوب کیا جاتا ہے۔

قطع نظر اس امر کے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ترکوں کے خلیفہ کو کبھی خلیفۃ المسلمین تسلیم نہیں کیا۔ یہ بھی ایک واضح صداقت ہے۔ کہ

جماعت احمدیہ قادیان کیطرف سے کوئی ایسا تار نہیں بھیجا گیا

اصولی طور پر اگر جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا تار قادیان سے بھیجا جاتا تو ہندوستان کے ان مسلمانوں کو جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ اور جو ہمارے اس عقیدہ سے واقف ہیں کہ ہم سلطان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم ہی نہیں کرتے تو بھی ایسا [illegible] ہونا۔ لیکن بائیں ہمہ

ہم نے کوئی تار یہاں سے نہیں دیا

پھر ہمیں ایک ناکردہ فعل کا مرتکب قرار دیکر اسلامی ہند کے ساتھ غداری قرار دینا پرلے درجہ کی بے انصافی اور ظلم ہے۔

قادیان سے باقاعدہ اس الزام کی تردید کی گئی ہے میں اس تار کو جو پریس کو بھیجا گیا ہے کسی دوسری جگہ درج کروں گا۔ لیکن یہاں اصولاً واقعات کو پیش کر کے یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ

اسلامی ہند کے ساتھ غداری کون کر رہا ہے؟

کیا احمدی؟ یا وہ لوگ جو مسلمانوں کے ساتھ اپنی وفاداری اور قربانی کے قصیدے آپ پڑھ رہے ہیں۔ اس کا جواب صاف اور سیدھے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

اس غداری کے مرتکب وہی ہیں احمدی نہیں

اور ان کی غداری کی مثالیں واضح ہیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں کو خلافت کمیٹیوں نے ہجرت کا سبق دیا اور علماء سوء نے ہجرت کو فرض قرار دیکر فتوے شائع کئے۔ اور غریب مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ان کے گھروں سے نکال کر جلاوطن کیا

ان کی جائدادیں کوڑیوں کے مول بکوا دیں۔ اور خود ان لیڈروں اور ان فتوے نویسوں میں سے ایک نے بھی یہاں سے حرکت نہ کی۔ اور ان کے اموال پر مزے کرتے رہے۔ بتاؤ غدار کون تھے؟ اسلامی ہند کو اس وقت یہ سبق کون دے رہا تھا۔ کہ ایسی بیوقوفی نہ کرو۔ اس فعل کا نتیجہ بجز حسرت اور پشیمانی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

یہ خودغرض اور غدار ہمارے اس منع کرنے پر اپنے گندے اور شرمناک طریقوں سے ہماری مخالفت کے لئے اٹھے۔ وہ جو ہندوؤں اور دوسرے لوگوں سے ایک خیالی اتحاد کرنے کے مدعی تھے۔ ہماری دشمنی میں اس قدر شوریدہ سری کرنے لگے کہ بعض مقامات پر انسانیت کے عام طریقوں کو بھی چھوڑ بیٹھے۔ اور ہمارے بچوں۔ بوڑھوں اور بیماروں تک پر آب و خورش بند کر دی۔

پھر ہندو مسلم کا اتحاد کا سبق غیر شرعی اصولوں پر مسلمانوں کو کس نے دیا؟ وہ خودغرض اور غدار کون تھے؟ کیا احمدی یا وہ کھدر پوش مولوی۔ اور خلافت لیڈر جن کی اس مذہبی بے حسی نے ملکانہ راجپوتوں اور بعض دوسری اقوام میں

فتنہ ارتداد پیدا کرا دیا

اور ان میں سے کسی ایک کو توفیق نہ ملی کہ میدان ارتداد میں جا کر وہاں کی مصیبتیں جھیلتا اور خدا سے دور ہونے والوں کو

توحید کی چوکھٹ سے ہٹنے نہ دیتا

ان کی ساری جدوجہد صرف ریزولیوشن پاس کرنے اور چندوں کی اپیلوں تک محدود رہتی ہے۔ اور بس اور کام کرنے والی جماعت ہاں خدا کے لئے کام کرنے والی جماعت کو

اسلامی ہند سے غداری کا خطاب دیا جاتا ہے

ہم اس قسم کے خطابات سے ڈرتے نہیں اور نہ ان کا کوئی اثر ہماری طبیعتوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے کہ طرح رسوم کے مقامات سے الگ رہ کر کام کرنے کی روح ہم میں خدا تعالے کے مامور و مرسل نے بحمد اللہ پیدا کر دی ہے۔ لیکن ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ یہ دل کے اندھے

دوستوں اور دشمنوں میں تمیز نہیں کر سکتے

پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جس خلافت کے لئے آج وہ رو رہے ہیں۔ اور محض اپنی ندامت اور شرمندگی کو دور کرنے اور اپنی ذلت کو چھپانے کے لئے ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی

مخالفت کرنے والے

کیا یہی لوگ نہ تھے؟

کیا ان مولویوں نے جبکہ انگریزوں اور ترکوں سے جنگ ہو رہی تھی۔ مسلمانوں کو انگریزوں کی طرف سے لڑنے کا فتوے نہیں دیا تھا؟ کیا یہی مسلمان۔ عراق عرب۔ فرانس اور گیلی پولی میں نہیں جا کر لڑے؟ بے شک احمدی بھی گئے۔ مگر وہ تمہارے نزدیک کافر تھے؟ اس لئے تم ان پر اعتراض نہیں کر سکتے۔ اور وہ اپنا جواب رکھتے ہیں۔ کہ ان کا یہ فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے تھا۔

مگر تم کو اپنی غداری کا اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ تمہارا ایمان اور تمہارا مذہب تم کو خلیفۃ المسلمین کی فوجوں کے خلاف لڑنے سے منع کرتا تھا۔ اور یہ جانتے ہوئے تم نے تلوار اٹھائی اور مسلمانوں کو ہلاک جانے دیا۔

اور پھر اس غداری کا مرتکب کون ہے؟ کہ لوگوں کو ترک موالات کا سبق دیا۔ اور کونسلوں کو بائیکاٹ کیا۔ اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ مدرسوں سے اور کالجوں سے نوجوان مسلموں کو ان کی عمر ضائع کی۔ اور اس طرح پر ان فوائد سے جو تعلیمی اقتصادی اور دوسرے رنگوں میں ان کو پہونچتے تھے۔ مسلمانوں کو محروم کر دیا۔ اور اب پھر وہی سب کچھ ہونے لگا۔

اس وقت بھی خلافت کے ساتھ تم کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم اپنی اسی ذلت اور ندامت کو چھپانا چاہتے ہو۔ جو ترکوں کے اس فعل سے تمہیں ہوئی ہے۔ کہ جس خلافت کے لئے تم نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے تھے اور جن ترکوں کے لئے تم نے محض اس لئے کہ

وہ خلافت کے محافظ ہیں

ہندوستان کے مسلمانوں کی جیبوں کو خالی کرا لیا۔ اور لاکھوں روپے ان سے وصول کر کے اب

ترکوں کو آوارہ کشتی کا سامان دیدیا

وہی خلافت انہیں ترکوں نے (جو حریم خلافت کے واحد اجارہ دار یا محافظ تھے)

پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا دی یا منہ کی ایک پھونک سے بجھا دی

اور تم اب بھی اسلامی ہند کے ساتھ غداری کر رہے ہو۔ تم میں یہ جرأت اور حوصلہ نہیں ہے کہ

ترکوں کے اس فعل پر ملامت کا ووٹ پاس کرو

اور ان جیسے ہندوستان کے مالکوں سے ان کے لئے

کفر کا فتوے شائع کر دو

طاعون اور اس کا حقیقی علاج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو طاعونی عذاب سے ڈرایا۔ اس وقت حسب سنت اللہ کے موافق نا اہلوں نے ہنسی اور ٹھٹھا کیا۔ مگر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی جب طاعون کی صورت میں نمودار ہوئی اور طاعون نے ہزاروں گھروں کو خالی کر دیا۔ تو سعید الفطرت لوگوں نے اس عذاب سے فائدہ اٹھایا۔ اور ایک گداز دل اور پرنم آنکھوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی طرف لپکے۔ اس سے بچانا تھا وہی سفینۃ النجات ہو کر آیا تھا۔ اور وہ جن کے دل سخت تھے۔ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت ہی یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ اس کے دورے بہت لمبے ہوتے ہیں۔ اور اس کے موسم کے لحاظ سے کوئی نظام قائم نہیں کیا جا سکتا۔ ان تمام باتوں پر پھر ہنسی کی گئی۔ اور آخر ہندوستان نے دیکھا کہ [illegible] کوئی نظام بلحاظ موسم [illegible]۔

نومبر گذشتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک رؤیا کی بنا پر ظاہر کیا کہ طاعونی حملہ پھر شدت سے ہونے والا ہے۔ مگر اس پر بھی لوگوں کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اب پنجاب کے مختلف حصوں سے شدید طاعونی حملوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ لاہور میں اس کا حملہ خطرناک ہے۔ اور ضلع گجرات کے بعض دیہات میں بھی طاعون جاری پھیل رہا ہے۔ ایسا ہی سیالکوٹ کے ضلع میں بھی اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت اور دوسری مخلوق کو اس عذاب سے بچائے۔ اور انہیں وہ حقیقت پیدا کرے جو اس کے عذابوں کے آنے سے مقصود ہوتی ہے یعنی توبہ میں خشوع خضوع پیدا ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے سچی صلح۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے علاج میں حفظ ماتقدم کے طور پر جو ہدایات دی تھیں۔ انہیں پہلی بات یہ بتائی تھی کہ ہر قسم کی صفائی کا خیال رکھا جاوے۔ اپنے گھروں کو نالیوں کو برتنوں اور لباس کو صاف رکھا جاوے اور اسی ظاہری صفائی کے ساتھ قلوب کی صفائی اور اعمال کی پاکیزگی لازم ہے۔ کیونکہ جب تک قلوب پاک نہ ہوں ظاہری صفائی ایک نمائش اور آرائش سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ باسی اور سڑی ہوئی غذاؤں سے پرہیز کیا جاوے اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیا جاوے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ اس مرض کے پھیلنے میں عفونت کو بہت کچھ دخل ہے۔ ردی غذاؤں سے عفونت اور عفونت سے [illegible] طاعون کا مادہ تیار ہوتا ہے۔ اس لئے عفونت سے بچنا ضروری ہے۔ اور مکانوں کی عفونت وہی کام کرتی ہے جو غذاؤں کی عفونت [illegible] لباس کی عفونت بھی اس [illegible] پہلو کی عفونت [illegible]۔ اور ہوتا طریق خود حفاظتی کا یہی ہے کہ گویا عفونت کا مادہ اپنے گھروں میں نہ [illegible]۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا [illegible] دار کی گولیاں بنا کر جو ایک رتی سے چھ سات رتی تک مختلف وزن کی گولیاں ہوں بلحاظ عمر اور سن سب چھوٹے بڑے کھایا کریں۔ مگر مناسب ہے لسی کی چھاچھ کے ساتھ ان کو دیں اور ایک وقت چند قطرے سپرٹ کیمفر کے بھی استعمال کریں۔ یہ علاج بطور حفظ ماتقدم ہے۔

اور یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ کیمفر کو ۵ قطرہ ورنیم ایسڈ کالک ۹ قطرہ سپرٹ کلوروفارم ۱۵ قطرہ عرق کیوڑہ ۱۰ تولہ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس پچیس تولہ تک ہر شخص استعمال کر سکتا ہے۔ حتی المقدور [illegible] کریں۔ لباس صاف رکھیں۔ اور مکان کے اوپر کی چھت پر رہیں۔ مکان [illegible] رکھیں۔ اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں۔ اور کوشش کریں مکانوں میں تاریکی اور حبس نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدبو عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہاں تک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں جلائیں۔ اور اس قدر گرم رکھیں کہ گرمی کے موسم سے مشابہ ہو۔

گندھک بھی جلا دیں۔ گھر میں کچے کوئلہ اور چونہ بھی رکھیں اور دریج عقربی کے ہار پرو کر دروازوں پر لٹکا دیں۔

اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مشغول ہوں۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو تب تک کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی۔

خدا کا راضی کرنا تمام تدابیر پر مقدم ہے

پھر آپ نے یہ بھی ہدایت کی تھی۔ کہ جہاں طاعون پھیل گیا ہو اس گاؤں یا محلہ سے نکلنا نہیں چاہیئے یعنی کسی دوسرے گاؤں یا شہر میں نہ جاؤ۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ ابتدا کے ساتھ ہی باہر نکل کر کھلے میدانوں یا کھیتوں میں چلے جانا چاہیئے۔ استغفار اور تہجد کی بھی تاکید آپ نے فرمائی۔ اور ایک دعا جو الہامی دعا ہے۔ اس کے پڑھنے کے لئے بھی توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

غرض اس وقت طاعون پھیل رہا ہے۔ اور شدت سے پھیل رہا ہے اور مختلف اطراف سے خطوط آ رہے ہیں احباب کو چاہیئے کہ وہ اس عذاب الہی کے آنے سے پہلے اپنے اندر تبدیلی کریں اور اپنی دعاؤں میں استقلال التزام کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس عذاب سے بچائے۔ اور ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔ بیماروں کی خبرگیری اور ہمدردی احتیاط کے لوازم مد نظر رکھ کر ضروری ہے۔ اور یہ ہمدردی تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے امن اور سلامتی کی دعا کریں۔ اور اس امتحان میں ڈالے جانے سے پہلے وہ ہم کو بچائے رکھے۔

اس موقعہ پر اس امر کی بھی ضرورت ہے۔ کہ لوگوں کو سلسلہ حقہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ کہ یہ عذاب الہی اس سلسلہ کے انکار کی وجہ سے آیا ہے۔ بعض ناواقف لوگ غلطی کھاتے ہیں۔ اور شیطان انہیں دھوکہ دیتا ہے۔ کہ بعض احمدی بھی تو اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے صحابہ جنگوں میں شہید ہو جاتے تھے۔ وہ تلوار کا عذاب تھا۔ مگر دشمنوں کے لئے عذاب تھا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے لئے شہادت کا درجہ عطا کرتا تھا۔

بہرحال یہ عذاب پھر پنجاب میں آیا ہے۔ اس سے تضرع اور زاری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گرو۔ اور صدقات اور دعاؤں سے رد بلا چاہو۔ اپنی نمازوں میں اس عذاب سے نجات کے لئے دعا کو مخصوص کر لو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

اکسیر الاجسام کے متعلق

الحکم کے ایک نہایت ہی معزز سرپرست نے اکسیر الاجسام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ کہ کیا وہ موسم گرما میں بھی استعمال ہو سکے گی۔ میں نے اکسیر الاجسام کے موجد سے معلوم کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ دوائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اور کسی خاص موسم سے مخصوص نہیں۔ البتہ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کی طیاری کے لئے یہی اپریل کا مہینہ آخری مہینہ ہے۔ اور جب تک پوری پچاس درخواستیں نہ ہوں گی وہ طیار نہ کریں گے۔ اور ابھی تک یہ تعداد پوری نہیں ہوئی۔ ایڈیٹر

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت پوری اچھی نہیں اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ امور مہمہ کی کثرت اور مصروفیت کافی آرام اور فرصت کا موقع نہیں دیتی اس لئے احباب دعا ہی کرتے رہیں۔

۶ر اپریل ۱۹۲۴ء کو پہلا روزہ ہوا۔ بعد ظہر حضرت حافظ روشن علی صاحب قرآن مجید کا درس رمضان مسجد اقصیٰ میں دیتے ہیں۔ جو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہو گئی ہے۔

حضرت اقدس کے لیکچروں کا سلسلہ سردست بند ہے اور پہلے لیکچر قلمبند ہو گئے ہیں۔ عنقریب انشاء اللہ شائع کئے جائیں گے۔

۴ و ۵ر اپریل ۱۹۲۴ء کو احمدیہ ٹورنامنٹ ہوا۔ اور حضرت ڈاکٹر صادق نے انعام تقسیم کئے۔

50

یہ غریب احمدی جماعت ہی ہے۔ کہ جس کے خلاف تمہارے اور ان جبہ و دستار والوں کے ہتھیار تیز ہوتے ہیں۔ وہ غیر قوموں کو مسلمان بنائیں تو کافر۔ وہ قرآن کریم اور اسلام کے دشمنوں کو جواب دیں تو کافر۔ خدمت دین کرنے والی جماعت پیدا کریں۔ تو کافر اور غدار۔ اور تم سب کچھ کرو اور پھر بھی مومن اور وفادار کفر اور ایمان کا معاملہ اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ وقت آتا ہے جب

کیست مومن کیست کافر خود گردد آشکار

کا مضمون ظاہر ہو جائے گا۔ مگر خدا کے لئے اپنی حد سے بڑھی ہوئی شوخیوں سے رک جاؤ۔ کہ یہ تمہارے لئے اچھے نتائج پیدا نہ کریں گی۔ ہم غدار نہیں وفادار ہیں۔ ہم جو کچھ اپنے دل میں رکھتے ہیں آشکار کہتے ہیں۔ اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے کہ منشاء الٰہی یہی ہے۔

سنو! اور پھر سنو! یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو!! کہ ہم نے کبھی خلافت ترکیہ کو خلافت موعودہ راشدہ یقین نہیں کیا۔ لیکن بہ حیثیت ایک اسلامی حکومت کے ہم نے ہمیشہ اس سے اخلاص اور محبت کا عملی اظہار کرنے میں کسی سے کمی نہیں کی۔ بلکہ ہم سب سے بڑھ کر رہیں۔ کہ ہمارا وہ اخلاص خدا کے لئے تھا۔ اور ہے۔

ترکوں کے اس سلوک سے جو انہوں نے ہز ہائینس عبدالمجید خاں صاحب سے کیا ہے۔ ہم نے اپنی بیزاری کا اعلان کیا۔ اور اس سلوک کو انسانیت اور شرافت کے خلاف سمجھا ہے۔ اور اب تک اسے ناپسند کرتے ہیں

ہم نے اس خلافت کو جب کبھی خلافت سمجھا ہی نہیں تو اس کی معزولی کیا اور منسوخی کیا ؟ یہ خدا کا فعل ہے۔

ہاں ہم اپنے رب کی حمد کرتے ہیں کہ اس نے حق ظاہر کر دیا۔ اگر یہ خلافت اس طرح پر ترکوں کے ہاتھ سے ختم نہ کی جاتی تو اسلامی ہند کے اصلی غداروں کی حقیقت آشکار نہ ہوتی۔ تمہارے لئے اب بھی یہی راہ کھلی ہے کہ تم اس خلیفہ کے لواء کے نیچے آ جاؤ۔ جس کو خدا نے قائم کیا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی ٭

اہلحدیث اور حنفیوں میں جوتی پیزار

گوجرانوالہ میں اہلحدیث کی جو کانفرنس امسال ہوئی ہے اس میں حنفیوں کو لڑائی کا الٹی میٹم دیا گیا ہے یہ حقیقت اہلحدیث ہی سے آشکار ہوئی ہے۔ اور اس فتنہ خوابیدہ کا اثر جمعیۃ العلماء تک بھی جا پہونچا ہے۔ چنانچہ ۴ اپریل کے اہلحدیث میں گوجرانوالہ میں ابتدا کس نے کی کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا گیا ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ مولوی احمد علی لاہوری نے مدرسہ سلفیہ امرتسر کے جلسہ میں اہلحدیث پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے جلسہ گوجرانوالہ میں حنفیوں کو کافر اور مشرک وغیرہ کہا ہے" اور ناظم جمعیۃ العلماء کے ایک خط کا یہ فقرہ نقل کیا ہے۔ کہ

"اگر حضرات اہلحدیث نے ان خوابیدہ فتنوں کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ تو افسوس ہے البادی اظلم"

اس الزام کا جواب جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے۔ وہ ایک عذر نامعقول ثابت میکند الزام را کا مصداق ہے۔ اور من وجہ اس عداوت اور مخالفت کا اعتراف کر لیا ہے۔ جو ان میں اور حنفیوں میں شروع ہوئی ہے وہ اس جدید فتنہ کے بانی حنفیوں کو قرار دیتے ہیں۔ اور اس کا سہرا مولوی انور شاہ کشمیری کے سر باندھتے ہیں۔ جنہوں نے فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والوں کو اس شخص سے تشبیہ دی ہے۔ جو چوری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے"

مولوی انور شاہ کشمیری قادیان بھی جلسہ پر آئے تھے۔ اور انہوں نے الکفر ملۃ واحدہ کی تائید اور نمونہ دکھاتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب سے اٹھکر منافقانہ مصافحہ بھی کیا تھا۔

ایک طرف تو ان کے اعمال کو چوری اور شراب سے تشبیہ دینا اور پھر ان کی تعظیم اور ان سے مصافحہ کرنا ان کی [illegible] کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری طرف سردار اہلحدیث کی اس بے غیرتی پر بھی ماتم کرنا چاہیے۔ کہ وہ [illegible] علیہ وسلم کے [illegible] کو ایک خبیث فعل سے تشبیہ دینا [illegible] مصافحہ کرنے کو ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور اس کے رفیق حقیقی جس سے معانقہ کرتا ہے۔ اگر ان میں غیرت دینی ہوتی تو ایسے شخص کے پاس بیٹھنے سے بھی عار اور نفرت ہونی چاہیئے تھی۔

مولوی انور شاہ صاحب کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے فعل کو ایک حرام فعل سے تشبیہ دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی عزت اور محبت کا جذبہ باقی نہیں۔ وہ اگر رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام کو جائز نہیں سمجھتے، تو یہ امر دیگر تھا۔ مگر اس کو ایک حرام فعل سے تشبیہ دینا حد درجہ کی بیہودگی ہے۔

کیا مسلمان ان علماء کی تقلید اور تعلیم سے [illegible] ہیں کہ دین سے ناواقف ہوں گے

غرض مولوی انور شاہ [illegible] اہلحدیث کے متعلق یہ فتویٰ دیا کہ [illegible] اور [illegible] کرتے ہیں۔ اگرچہ ایک عرصہ سے ان دونوں فرقوں میں ایک دوسرے کے کفر پر فتوے شائع ہو چکے ہیں مگر اب پھر ان فسادوں کی تجدید ہو رہی ہے۔ اور جوتیوں میں دال بٹنے لگی ہے۔ ہم اس کو مسلمانوں کی بدقسمتی خیال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے یہ اخبار در زبان ہماری مخالفت پر الگ ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اور قلوب میں نفرت ہے۔ بہرحال حنفیوں اور اہلحدیث میں جوتی پیزار کا سلسلہ پھر شروع ہوا ہے۔ انجام دید و باید

مسلمانوں کی مجالس میں عملی قوت کا فقدان

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب جو حال ہی میں جیل سے رہا ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء کو امرتسر کی مسجد خیر الدین میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"مسلمانوں میں تخیل آفرینی اور خیالات کی بلندی تو بہت کچھ موجود ہے۔ مگر عمل نہیں چنانچہ مسلمانوں کے جذبات وحسیات کی ترجمانی اور حفاظت کے لئے جو مجلس منعقد ہوتی ہے۔ وہ ان کے فقدان عمل سے آخر کار تلچھٹ کی طرح تہ آب بیٹھ جاتی ہے"

جمعیۃ العلماء اور مرکزی خلافت کمیٹی غور کرے کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے اپنے تجربہ تلخ کے بعد جس نتیجہ کو پایا ہے کیا وہ صحیح نہیں ؟ اگر صحیح ہے اور میری رائے میں صحیح ہے تو تخیل کو چھوڑ کر عملی جماعت میں شریک ہو جاؤ۔ کہ اس کا قائد اعظم تمہیں منزل مقصود پر یقیناً پہنچا دیگا۔

تھینک یو

ہمارے [illegible] جب اپنی بیوی بچوں کو ساتھ لے گئے ہیں اور جرمن میں ان کی اہلیہ برقع میں نکلتی ہیں۔ اس پر مولوی صدر الدین صاحب نے ان کے برقع پر مضحکہ آمیز خط لکھا۔ اور پیغام نے اسے شائع کیا جب ان کو اس پر توجہ دلائی گئی تو مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جس کو پیغام نے شائع کر کے معذرت کی ہے۔ اگر یہ امر محض بابا غلام فرید یا کسی اور کی ذات تک موثر ہوتا تو کوئی افسوس کی بات نہ ہوتی۔ مگر اسلام کے ایک مسئلہ پر اس کی زد پڑتی تھی۔ اس لئے ہماری طرف سے اظہار افسوس ہوا۔ بہرحال خوشی کی بات ہے کہ انہوں نے اپنی غلطی کو جسے اب ناواقفیت کہا جاتا ہے۔ تسلیم کر لیا ہے۔ اور ہم اس اعتراف پر تھینک یو کہتے ہیں ٭

اصحاب الفیل کی چڑھائی قادیان پر

دیوبندی اور امرتسری ملاں اصحاب الفیل کی صورت میں نام نہاد غیر احمدیوں کے جلسہ میں قادیان پر حملہ آور ہوئے اور یکم دوم اور سوم اپریل ۱۹۲۴ء تک شور مچاتے اور گلے کی رگیں پھلاتے رہے۔ قرآن مجید نے علماء سوء کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ یہ گروہ اپنی عملی صورت میں اس کا پورا مصداق تھا۔ جلسہ کے انتظام کے لئے سرکاری طور پر جناب ملک صاحب غلام رسول خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور جناب قاضی علاؤالدین صاحب مجسٹریٹ علاقہ معہ ایک کافی دستہ پولیس کے موجود تھے۔

میں اس جلسہ کی کوئی تفصیلی رپورٹ نہیں لکھونگا اس لئے کہ یہ کام سب سے عمدہ مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق سر انجام دینگے۔ اور اس کے لئے ناظرین الحکم کو فاروق پڑھنا چاہیئے۔

غیر احمدیوں کا یہ پلیٹ فارم مختلف متضاد عناصر کو جمع کئے ہوئے تھا۔ اور اس وقت ایک شخص یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ سب یکدل اور متحد ہیں۔ مگر وہ

قلوبھم شتی

کے صحیح مصداق تھے۔ عبدالحق اور ثناء اللہ کی دشمنی اور عداوت تو نمایاں ہے۔ دیوبندیوں کے ساتھ اہلحدیث کی مخالفت اور فتوے بازی کی بھی تجدید ہوگئی ہے۔ غرض اس جلسہ میں ان علماء سوء نے اپنے اندرونہ کا بخوبی اظہار کیا۔

دشنام دہی اور ہزل کے سوا ان کی تقریروں میں کچھ نہ تھا۔ اور سب سے بڑھ کر قابل شرم بات یہ ہے کہ ڈربھنگی مرتضیٰ حسن بااین ریش و دانش جب ہزل گوئی اور استہزاء سے مجلس کو گرمانا چاہتا تھا۔ تو بعض شریف الطبع غیر احمدی بھی اظہار نفرت کرتے تھے۔

صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جب بعض موقعہ پر دربھنگوی کی اس قسم کی تقریر پر توجہ دلائی گئی تو آپ نے اس کو نہایت شریفانہ اور موثر الفاظ میں روکا اور بار بار روکنا پڑا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس مرتبہ نہایت پریشان دماغی کی باتیں کرتے تھے۔

انہوں نے شہادات مرزا اپنی جدید تالیف کا فخریہ ذکر کیا۔ لیکن جب اسی وقت ان کو اس کے جواب کے شائع ہو جانے کی خوشخبری سنادی گئی جو بذریعہ رجسٹری ان کو بھیجا جا چکا تھا۔ تو اوس پڑ گئی۔

اور پھر جب قسم کے مطالبہ پر اس نے یہ اعلان کیا۔ کہ میں قسم کھانے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ حضرت خلیفۃ المسیح یہ لکھدیں کہ اگر میں ایک سال تک عذاب الٰہی سے بچ گیا تو وہ اور ان کی جماعت میرے ساتھ ہو جائے گی۔ تو اس کو یہ خیال تھا کہ شاید اس طرح یہ پیارا قسم کا ٹل جائیگا۔ اور سلسلہ قسم جو ایک عرصہ سے ہو رہا ہے ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیگا۔ مگر سلسلہ حقہ نے

چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

شام تک یہ اشتہار چھاپ کر شائع کر دیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کے لئے تیار ہو جائیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۲۴ء کو اپنے لیکچر کے دوران میں بیان کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے جھوٹا ہونے کے متعلق قسم کھانے کیلئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ امام جماعت احمدیہ لکھدیں۔ کہ اگر وہ سال بھر میں نہ مریں تو تمام جماعت احمدیت سے توبہ کریگی۔ ہم ان کے اس مطالبہ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ بھی اس کے مقابلہ میں تمام مسلمانوں کی طرف سے اعلان کروا دیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھانے کے بعد ایک سال کے عرصہ میں مر گئے تو سب لوگ احمدی ہو جائینگے۔ اگر سب مسلمانوں کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ وہ ان کو عقیدۃً کافر سمجھتے ہیں۔ گو ہماری مخالفت کے لئے ان کو بلوا لیتے ہیں۔ تو کم سے کم جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اعلان کروا دیں کہ وہ سب کی سب احمدی جماعت میں داخل ہو جائے گی۔ اگر قسم کھانے کے بعد ایک سال کے عرصہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب خدائی عذاب میں مبتلا ہو گئے اور موت کے گھاٹ اتر گئے۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس امر کے لئے تیار ہیں تو اہلحدیث کو اس امر پر آمادہ کریں۔ ہم ان کے مطالبہ کے مطابق تحریر شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

المشتہر:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

اس اشتہار کا جواب آج تک نہیں دیا۔ اور نہ انشاء اللہ دے سکیں گے۔

مولوی عطاء اللہ بخاری ۳ اپریل کی صبح کو آیا اور ایک فتنہ انگیز تقریر کر کے چلتا بنا۔ یہ شخص ابھی جیل سے رہا ہو کر آیا ہے۔ افسوس ہے اس کے لیکچر میں مجسٹریٹ علاقہ اور پولیس کے اعلیٰ افسر موجود نہ تھے۔

۳ اپریل کو ۱۲ بجے یہ تماشا ختم ہو گیا۔ چندہ میں پوری ناکامی رہی۔ ان ایام میں مسجد اقصیٰ میں احمدی جماعت کی طرف سے کامیاب جلسے ہوتے رہے۔ غیر احمدیوں کو سوال کرنے کا بھی موقعہ دیا جاتا رہا۔ ۳ اپریل کو ۳ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک عظیم الشان تقریر فرمائی۔ تقریر کیا تھی۔ حقائق و معارف کا ایک بحر ذخار تھا۔ کہ موجیں مار رہا تھا۔ سلسلہ کی تائید میں خدا تعالیٰ کی جلالی تجلیوں کی شان نمودار تھی۔ تقریر اس قدر موثر اور دلنشین تھی کہ خاتمہ تقریر پر ۳۵ آدمی سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ (اللھم زد فزد) غرض پوری نامرادی اور ناکامی کے ساتھ اصحاب الفیل واپس ہوئے۔ اس حملہ اصحاب الفیل میں دو امر نہایت ناگوار بھی پیش آئے۔ دو ایک خصوصیت سے اس لئے ناگوار ہے۔ کہ وہ ایک پولیس کنسٹبل کی طرف سے ہوا۔ ایک احمدی دیہاتی عورت بدقسمتی سے غیر احمدیوں کے جلسہ میں مستورات میں آگئی۔ ایک کنسٹیبل نے جو وردی پہنے ہوئے نہ تھا۔ اس عورت کے مذہب یعنی احمدی سلسلہ کی توہین کی۔ جب وہ دل آزاری سے باز نہ آیا اور عورت نے جواب دیا تو اس کو گالیاں دیں اور جس طرح پر اس کو ذلیل کیا۔ یہ معاملہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کے نوٹس میں لایا گیا۔ اور انہوں نے نہایت توجہ سے سنا۔ کانسٹبل مذکور کو فوراً بٹالہ بھیجدیا گیا۔ اور اس پر محکمانہ کارروائی کرنے کا وعدہ کیا۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا۔ کہ ۲ اور ۳ اپریل کی درمیانی شب کو جلسہ گاہ میں تکرار ہو گئی۔ اس کی حقیقت کیا ہے یہ تفتیش سے کھلے گی۔ کیونکہ بلوہ کی تفتیش ہو رہی ہے۔ اس طرح پر یہ تماشا اپنی ناگوار یادگار چھوڑ کر ختم ہو گیا!

ایک غلط بیانی کی تردید

آج کے لیڈر میں جس تار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ جو مولوی رحیم بخش صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات کو بھیجا ہے۔

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ کسی جامعہ احمدیہ کے امام نے انگورہ کو خلافت کے اڑا دینے پر مبارکباد کا تار دیا ہے۔ ہم اس کے متعلق اعلان کرتے ہیں۔

کہ یہ تار جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم ترکی خلافت کے قائل نہیں ہیں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے لیکن ہم ترکوں کے اس رویہ کو جو انہوں نے اس شخص سے کیا ہے۔ جسے چند دن پہلے وہ خلیفہ تسلیم کر چکے تھے سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ہمارے امام کا اعلان اس بارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ ترکوں کا یہ فعل نہایت ظالمانہ تھا

مسلم راجپوت سکول جیپور

خدا کا شکر ہے کہ سکول روز افزوں ترقی پر ہے۔ ماہ مارچ میں تعداد طلبا ۱۱۲ تک پہنچ گئی ہے۔ روزانہ آٹھ سات طلبا داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت سکول کا ماہواری خرچ ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ قوم نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی امید کہ قوم خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیگی۔ بورڈنگ میں بھی طلبا باہر سے آ رہے ہیں۔ بورڈنگ کی فیس بہت کم ہے مفصل حالات دفتر سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ چوہدری نذیر احمد خاں سیکرٹری اسکول

ہندو کیوں کر مسلمان ہوئے گے

سوامی شردھانند صاحب نے

ہنڈی بازار ... ۳۰ مارچ ۱۹۲۴ء کو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"... ہندو ... مسلمانوں کی تلوار کے ڈر سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جتنے کہ اپنے بھائیوں کی سنگدلی کی تلوار کے ڈر سے ہوئے"

سوامی شردھانند صاحب نے ابھی اتنا ہی تسلیم کیا ہے کہ ہندوؤں کی سنگدلی سے بہت سے ہندو مسلمان ہوئے ہیں۔ مگر وقت آتا ہے ... تسلیم کریگا۔ کہ ہندو ... اسلام میں داخل ہونے کا باعث اسلام کی وہ اخوت و مساوات کی تعلیم ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ اسلام اپنے مذہب کے نام پر کبھی تلوار نہیں اٹھاتی اور نہ اسے وہ جائز سمجھتا ہے۔ وہ ضمیر کی آزادی کا حق ہر شخص کو دیتا ہے۔ اور قبول مذہب کے لئے کسی بھی جبر کو کبھی جائز نہیں سمجھتا۔ یہ سراسر ظلم اور جہالت ہے کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کہا جائے کہ وہ تلوار سے پھیلایا گیا ہے۔

اسلام ... اپنی اعجازی قوت اور اثر سے قلوب ... کا فاتح رہا ہے۔ اور یہی اس کی امتیازی قوت ہے۔ جو دوسروں کو حاصل نہیں۔

... کے لئے طبع آزمائی کا ایک اور ... ہاتھ آیا

... میں جمہوریت ... گروہ نے کچھ عرصہ پاؤں نکالے تھے

اور قریب تھا کہ جمہوریت کا اعلان ہو جائے مگر پبلک کے جذبات غالب آ گئے۔ اب طہران کے صدر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ جمہوریت مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ اور یہ اعلان علماء ایران سے فتوے لینے کے بعد کیا گیا ہے۔ دیکھنا چاہئے ہمارے ہندوستان کی جمعیۃ العلماء اس پر کیا فتوے دیتی ہے!

کیا سوامی شردھانند حساب دینگے؟

دہلی کے ایک روزانہ

اخبار میں سوامی شردھانند کو ان فنڈوں کے حساب دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو ان کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر ہمعصر موصوف کی غلطی ہے۔ سوامی صاحب دکھے دل کی ... داستان تو لکھ دینگے تفصیلی حساب دینا ان کا کام نہیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے؟

اگر پبلک کی رائے میں کوئی قوت اور اثر ہے تو سوامی جی سے حساب لے لیں گے۔ اور اگر پبلک کا حافظ درست نہیں ہے تو سے بھی بھول جائیگی۔

ریاست حیدر آباد کا نیا صدر اعظم

۲۴ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ کے فرمان مبارک کی رو سے نواب ولی الدولہ بہادر نے باب حکومت کی صدارت عظمیٰ کا چارج لے لیا۔ اور بارگاہ خسروی میں ہز ریشنس کی اس تقرری کی توقع ایک عرصہ سے تھی۔ بلکہ یہ کہنا بالکل درست ... ہے۔ کہ سر علی امام کے بعد جب سر فرید دن الملک بہادر کو چارج دیا گیا تھا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ فیصلہ شدہ امر تھا کہ باب حکومت کا آئندہ صدر اعظم نواب ولی الدولہ بہادر ہوگا۔

نواب صاحب مرحوم نواب سر وقار الامرا کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ اگر نواب سر وقار الامرا مرحوم کے بڑے صاحبزادہ نواب سلطان الملک بہادر کا مزاج درست ہوتا۔ تو آج کرسی صدارت کو وہ زینت دہ ہوتے۔ اس لئے کہ وہ نہ صرف اپنی قابلیت کے لحاظ سے اس کے مستحق تھے بلکہ ان کو یہ دوہرا شرف حاصل تھا۔ کہ وہ اعلیٰ حضرت نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان کے

حقیقی نواسہ ہیں

اور اعلیٰ حضرت نظام حال کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ نواب سلطان الملک بہادر کی والدہ مکرمہ علیا حضرت پادشاہ حضرت جہاندار النساء بیگم صاحبہ لیڈی وقار الامرا بہادر کو اپنے قابل اور اکلوتے صاحبزادہ کی ناسازی مزاج اس عمر میں بہت پریشان کن ہے

بہر حال اگر ان کا مزاج درست ہوتا تو یقیناً وہ اپنے باپ کے منصب مدار المہامی کا ممتاز جانشین ہوتا۔ اب بھی یہ عزت سر وقار الامرا کے دوسرے بیٹے کو عطا ہوئی ہے۔ جو اس کے مستحق تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عنقریب بعض دوسرے تغیرات بھی عمل میں آنے والے ہیں۔

سنا جاتا ہے کہ عنقریب پائیگاہوں کے متعلق بھی فرمان مبارک شائع ہونے والا ہے جس کے رو سے حسب معمول پائیگاہیں والیان پائیگاہ کے انتظام میں دیدی جائیں گی۔

ریاست میں انتظامی اور اصلاحی سکیمیں آج کل زوروں پر ہیں۔ اور ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قسم کی خبروں پر آسانی سے یقین کیا جا سکتا ہے

ابھی اوپر کی سطور کی سیاہی ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ حیدر آباد کے روزانہ مشیر دکن کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۴ء کی شب کو جو ڈنر باغ عامہ میں دیا گیا۔ اس میں نواب سلطان الملک بہادر بھی مدعو تھے۔

مشیر لکھتا ہے۔ کہ

"ایک قابل ذکر ممتاز الحیثیت نواب سلطان الملک بہادر بھی موجود تھے۔ جن کو پبلک نے سالہا سال تک نہیں دیکھا تھا۔ اعلیٰ حضرت نے گرمجوشی کے ساتھ ان کی مزاج پرسی فرمائی۔ جو ظاہرا اس قدر ترقی پذیر ہوئی۔ کہ شام کے ڈنر میں شریک ہو سکے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب سلطان الملک بہادر کا مزاج اب بہت کچھ رو بہ اصلاح ہے اور وہ پبلک جلسوں میں شمولیت کر سکتے ہیں حضرت لیڈی وقار الامرا بہادر کے لئے یہ خبر بہت ہی خوش کن اور قابل مبارکباد ہے۔ امید کرنی چاہئیے۔ کہ عنقریب پائیگاہوں کی واپسی کے فرمان کے وقت نواب صاحب کی صحت کا لحاظ کرتے ہوئے مفید نتائج پیدا ہونگے۔

کیا ترک اسلام سے ہٹ کر نیشنلزم کی طرف جا رہے ہیں

شیخ عبد العزیز شاویش نے ایک مضمون لکھ کر اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے کہ عرصہ سے

ایک بد اندیش گروہ ترکوں کو اسلام کی طرف سے ہٹا کر نیشنلزم کی جانب مائل بنانے کے لئے مصروف کار تھا۔ جس کی ریشہ دوانیاں انور پاشا کی زندگی میں کارگر نہ ہو سکیں۔ اب وہ کمال پاشا کے عہد میں اپنے ناپاک اور خطرناک پروپیگنڈا میں کامیاب ہو گیا ہے۔ شیخ شاویش کی رائے میں جمہوریہ ترکی نے تنسیخ خلافت کے فیصلے سے اپنا اقتدار آپ برباد کر لیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے لئے ایسا گڑھا کھودا ہے۔ کہ جس میں گرنے کے بعد وہ نکل نہ سکینگے؟ شیخ شاویش کی رائے ہماری کسی مزید توضیح کا محتاج نہیں۔

ضروری اطلاع

فصل ربیع کی کٹائی کی وجہ سے عملہ پریس غیر حاضر ہو رہا ہے۔ اور نئے آدمیوں کا اس موقع پر ملنا بہت مشکل ہے۔ علاوہ بریں رمضان شریف کی وجہ سے بھی کام میں رعایت اور سہولت کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ ۷ مئی سنہ ۱۹۲۴ء تک اخبار باقاعدہ نہیں نکل سکے گا۔ غالباً اپریل میں صرف دو پرچے شائع ہو سکیں۔ اگرچہ میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ اخبار وقت پر اور بلا فصل شائع ہو سکے۔

چونکہ یہ ہفتہ قادیان میں آریوں اور غیر احمدیوں کے جلسہ کی وجہ سے مصروفیت کا تھا۔ یہ پرچہ بھی ایک دن لیٹ شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے ناظرین معاف فرماوینگے

مینیجر الحکم (قادیان)

ناظر تعلیم و تربیت کے سرکلر

ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے جماعت میں عملی روح پیدا کرنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ مجلس مشاورت میں جو تجاویز پاس ہوں ان کو سرکلر لیٹرز (گشتی مراسلات) کی صورت میں شائع کیا جائے۔ یہ طریق بہت مفید ہے۔ اور اس سے جماعت میں کام کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے اور تحریکات سلسلہ کے لئے ایک عملی انتظام ہو جاتا ہے۔ لجنۃ اماء اللہ کے قیام کے لئے جو تحریک انہوں نے بھیجی ہے۔ میں اسے الحکم میں شائع کر دیتا ہوں۔ مگر مجھے تعجب ہے کہ اب تک ناظر صاحب نے رسالہ تادیب کے لئے کوئی باقاعدہ تحریک نہیں کی۔ اب تک رسالہ ایک معقول نقصان برداشت کر کے چلایا جا رہا ہے لیکن خطرہ ہے کہ آئندہ یہ نقصان برداشت نہ ہو سکے اس لئے جلد توجہ کرنی چاہیئے ❖ (ایڈیٹر)

سرکلر نمبر ۱

سنہ ۱۹۲۳ء کی مجلس مشاورت میں بالاتفاق قرار دیا گیا تھا کہ جس طرح مردوں کی تعلیم و تربیت و تبلیغ کے لئے سکرٹریوں کے ذریعہ سے انتظام کیا جاتا ہے ایسے ہی عورتوں کی تعلیم و تربیت و تبلیغ کے لئے لجنۃ اماء اللہ کے قیام کی ضرورت کو محسوس کر کے فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جہاں جہاں ممکن ہو سکے۔ خواتین احمدیہ کو تحریک کر کے سکرٹری لجنۃ اماء اللہ منتخب کیا جائے۔ سکرٹری تعلیم یافتہ ہونی چاہیئے۔ اور اس اس لجنہ کی وہی ممبر ہو سکتی ہے۔ جو مندرجہ ذیل شرط کی پابندی کرے۔

(الف) اگر خود تعلیم یافتہ ہے۔ یعنی کم از کم اردو خوب لکھ پڑھ سکتی ہے۔ قرآن مجید بھی رواں کم از کم پڑھنا جانتی ہو۔ تو اس صورت میں اس کا فرض ہو گا۔ کہ وہ کم از کم ایک ناخواندہ لڑکی کو کوئی نہ کوئی سبق پڑھانے کا عہد کرے۔ اور اس عہد کی حتی الوسع پابندی کرے

(ب) اگر ناخواندہ ہو تو وہ عہد کرے کہ وہ نماز۔ قرآن مجید اور دو پڑھنا لکھنا سیکھے گی۔ خواہ کتنا ہی کم سبق کیوں نہ ہو وہ ضرور لیا کرے گی۔

(د) یہ بھی عہد کرنا ہو گا۔ کہ وہ صلوٰۃ و صوم اور زکوٰۃ کی پابندی اختیار کرے گی۔ اور نماز جمعہ بشمولیت جماعت ادا کرے گی۔

(ج) یہ بھی عہد کرنا ہو گا کہ لجنہ اماء اللہ کے جلسے جو ہفتہ وار یا پندرہ روزہ یا ماہوار ہوا کرینگے۔ ان میں شامل ہوا کریگی۔ اور اگر خواندہ ہو۔ تو وہاں کچھ نہ کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سے پڑھ کر یا زبانی مضمون بیان کریگی۔ اور اگر ناخواندہ ہے تو وہ غور سے سنا کریگی۔ اور ان جلسوں میں کسی نہ کسی عورت کو ہمسائے سے اپنے ہمراہ لے جانے کی کوشش کیا کرے گی۔

نوٹ:۔ سکرٹری لجنۃ اماء اللہ کا فرض ہو گا۔ کہ وہ ایک ہفتے کے اندر بعد وساطت امیر جماعت یا سکرٹری تعلیم و تربیت یا سکرٹری تبلیغ اس قسم کی لجنہ اپنے مقام میں بنا کر نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع کرے۔ اور اس سے رپورٹ فارم طلب کرے۔ اور آئندہ اس کے ہدایات کے ماتحت لجنہ اماء اللہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔

نیز جو عورتیں خواندہ ہوں اور وہ اس لجنہ کی ممبر بننے سے انکار کریں۔ ان کے نام سے بمعہ ان کے شوہروں کے نظارت ہذا کو اطلاع دی۔

امید ہے کہ اب بہت جلد اپنے مقام پر لجنہ اماء اللہ کے سکرٹری و ممبران کے قیام کی جلد تر اطلاع دیکر مشکور فرما دینگے۔ تا کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات بھجوائی جا سکیں۔

ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ

اعلان از نظارت تعلیم و تربیت

سوشل بائیکاٹ مقاطعت

سوشل بائیکاٹ جس کا عربی مترادف مقاطعت ہے۔ اور جس کے معنے قطع تعلق کے ہیں۔ یہ سزا ہونی چاہیئے یا ان لوگوں کی جو احکام شریعت کی پاسداری نہیں کرتے۔ اور یا ایسی چال چلن اختیار کرتے ہیں۔ جو اسلام کو بدنام اور اجتماع کے اندر فساد پیدا کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ مثلاً دوسری شادی کر کے پہلی بیوی کے حقوق کو ضائع کر دینا یا اسے کالمعلقہ چھوڑ دینا یا دوسرے کے حقوق میں ناجائز تصرف کرنا یا شراب و زنا و سود خواری یا چندوں کی نادھندگی جیسے فعلوں کا ارتکاب کرنا یا صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ کے متعلق لاپرواہی یا شادی بیاہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ شروط کی پابندی نہ کرنا۔ غرض اس قسم کے تمام وہ امور جو مسلم اور غیر مسلم احمدی اور غیر احمدی کے مابین ایک مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کے کرنے یا نہ کرنے سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا اور ایک احمدی احمدی کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا ان کی سزا اگر ہم میں سے کوئی بار بار کے سمجھانے نہیں سمجھتا اور اپنے رویہ پر اصرار کرتا ہے۔ یہ ہونی چاہیئے کہ باقی تمام افراد جماعت اس سے مقاطعت اختیار کریں۔ اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نہ وہ ہم میں سے ہے۔ اور نہ ہم اس سے ہیں۔

یہ ارشاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ جس کا اظہار درد بھرے لہجہ میں آپ نے حال ہی کی مجلس مشاورت یا بالفاظ دیگر مجلس شوریٰ میں تمام نمایندگان جماعتہائے احمدیہ کے سامنے کیا ہے۔ اور میں بحیثیت دعوت و تبلیغ تمام امراء و سکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے احمدیہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کی اپنے اپنے حلقہ جات میں تعمیل کریں۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ اس مقاطعت کا اعلان کریں۔ انہیں نظارت ہذا کو بالتفصیل ان وجوہات کی اطلاع دینی ہو گی جنکی بنا پر کسی سے مقاطعت اختیار کی جاتی ہے۔ میں نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل سب سے پہلے کی ہے اور اپنے ایک نہایت ہی عزیز کو لکھ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے رویے کو نہیں بدلینگے۔ تو پھر مجبوراً مجھے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کرنا پڑیگا۔ لہذا میں اپنے احباب سے وہ کچھ مطالبہ کر رہا ہوں جس کی تعمیل کے لئے میں اپنے اندر پورا انشراح پاتا ہوں۔ ہمارا اجتماع کبھی بھی پاک و صاف نہیں ہو گا۔ جب تک کہ ہم ایک دل اور ایک زبان ہو کر جرم و گناہ کے برخلاف اپنے آوازۂ نفریں کو بلند نہیں کرینگے۔

اس اعلان کو تمام افراد جماعت کو اکٹھا کر کے سنا دیا جائے اور معذرت کی تمام راہوں کا سدباب ابھی سے کر دیا جائے۔
زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

انسداد ارتداد کے مجاہدین کیلئے اطلاع

ان احباب کی اطلاع اور افادہ کے لئے جو پنجاب سے آگرہ تشریف لانے والے ہوں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے سب سے زیادہ آرام اور کم وقت میں پہونچنے والی گاڑی وہ گاڑی ہے جو لاہور۔ ڈیرہ دون۔ پسنجر کے نام سے موسوم ہے۔ اور لاہور سے بعد دوپہر سوا تین بجے اور امرتسر سے پونے پانچ بجے شام چلتی ہے۔ یہ گاڑی انبالہ اسٹیشن پر رات کے ایک بجے پہونچتی ہے۔ وہاں ای۔ آئی۔ آر کی گاڑی تیار ملیگی۔ جو انبالہ سے سوا بجے روانہ ہوتی ہے۔ یہ گاڑی اگلے روز دوپہر کو ۱۲ بجے پانچ منٹ پر ٹونڈلہ پہونچتی ہے یہ وہاں سے بارہ بجکر بیس منٹ پر گاڑی آگرہ کو چلتی ہے۔ اور ایک گھنٹہ میں ڈیڑھ بجے دوپہر آگرہ فورٹ کے اسٹیشن پر پہونچا دیتی ہے۔ آگرہ فورٹ سٹیشن سے ہماری کوٹھی قریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ یکے عام ملتے ہیں۔ چار آنے پر سالم یکہ ہو سکتا ہے۔ حد چھ آنہ کرایہ ہے۔ ٹانگہ کا کرایہ دس آنے یا بارہ آنے فی گھنٹہ ہوتا ہے۔ ٹکٹ آگرہ فورٹ کا براہ انبالہ دہلی لیا جائے۔ یعنی براہ E.I.R ریلوے۔ سہارنپور کے راستہ والا نہ ہو۔ اگر لاہور اور امرتسر سے کوئی دوست بمبئی میل میں سوار ہوں۔ جو لاہور سے رات کو آٹھ بجکر چالیس منٹ پر اور امرتسر سے دس بجے چلتی ہے۔ تو ان کو صبح آٹھ بجے غازی آباد پہنچکر اتر جانا چاہیئے۔ وہاں سے آٹھ بجکر اکیس منٹ پر وہی ٹرین مل سکتی ہے۔ جو انبالہ سے رات کے سوا بجے چلتی ہے۔ اور جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

سوائے بمبئی میل کے سفر کے باقی تمام سفر کے لئے تیسرے درجہ کا [illegible] ہے۔ اس طرح کرایہ ریل میں رعایت رہتی ہے۔ ۔

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظھم فانھم من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی۔ جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی اور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسر ہوسکے گی۔ بلاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کرکے خون صالح پیدا کرتی اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جاوے ہضم ہو جاتا ہے اس کے چند دنوں کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔ دماغ دل و جگر اور گردہ و مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سینکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے۔ قیمت فی شیشی جس میں فقط تین رتی دوائی ہوگی مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔ غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نہ کریں۔

ضروری گذارش چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت وقت طلب ہیں اس لئے جب تک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائیں گی میں دوائی تیار نہ کرسکوں گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جائے۔ بلکہ اس سے میرا منشا محض درخواست خریداری سے ہے کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے۔ جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے جس کی تین رتی تمام عمر کے لئے کفایت کرسکتی ہے۔ اللہ تعالے علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اس کی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہوکر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں سب بدست دفتر الحکم کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل دفتر الحکم قادیان

سیرۃ المہدی

بہت جلد چھپکر دفتر میں آنے والی ہے۔ اس لئے احباب بہت جلد درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کردیں۔

منیجر اخبار الحکم قادیان

مشکلیں آساں ہوئیں دکھ دور سب جاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان:۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کاوش تجربہ اور محنت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جو بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ ۷ روپیہ

۲۔ روغن اکسیر اعصاب:۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ کشتہ طلا:۔ جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنے گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہے۔ کہ سونا۔ دل۔ دماغ حرارت غریزی کو تقویت دینے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا فہم اور فکر کو تیز کرنے والا۔ امراض سوداوی خفقان توحش ہم و غم حزن جنون دوار صرع کو نفع دینے والا۔ ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اس قدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر اور ۲۱ سیکڑہ خوراک ۳۱ عہ

۴۔ مقوی اعصاب:۔ یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ با قاعدہ سہولت کے بعد مایوس العلاج مریض نقرہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں قیمت فی سیکڑہ عہ ایک روپیہ میں ۲۰ گولی۔

۵۔ اکسیر سوزاک:۔ سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ ایک اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ سرمہ مروارید ی:۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے بچوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیوں نہ ہو۔ نہایت قیمتی اجزا مروارید اور ماحیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور حکیم صاحب موصوف پرانے تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رض بھی آپ کی بعض دوائیں استعمال کروایا کرتے تھے۔ اخلاص اور محنت سے تیار کی گئی۔ ادویہ بیماروں کیلئے مفید ہوگی۔

(مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ